بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

قسط ۲

درسِ انسانیت

اقوال مولا علیؑ ماخوذ از نہج البلاغہ

مرتبہ

حکیم سید شوکت علی زیدی

درخواست

جب آپ پڑھ لیں۔ تو پھر دوسرے مومنین کو پڑھنے کا موقعہ دیں

مارچ ۱۹۷۱ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کچھ سارا کمال اسی میں نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق کو کر لو یا مغرب کو اصلی کمال
تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ پر یقین رکھے اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں
پر اور سب کتب سماوی پر اور پیغمبروں پر اور مال دیتا ہو اللہ کی محبت میں
رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور بے خرچ مسافروں کو اور
سوال کرنے والوں کو اور گردن چھڑانے میں اور نماز کی پابندی رکھتا ہے اور
زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور جو اشخاص اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہوں جب عہد
کریں اور وہ لوگ مستقل مزاج رہنے والے ہوں تنگدستی میں اور بیماری
میں اور قتال میں یہ لوگ ہیں جو سچے ہیں، اور یہی لوگ ہیں جو متقی ہیں

(سورۃ البقرہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ا:۔ تمام حمد اس اللہ کیلئے ہے جس کی مدح تک بولنے والے کی رسائی
نہیں جس کی نعمتوں کو گننے والے گن نہیں سکتے نہ کوشش کرنے والے
اس کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ نہ بلند پرواز ہمتیں اسے پا سکتی ہیں
نہ عقل و فہم کی گہرائیاں اس کی تہ تک پہنچ سکتی ہیں۔ اس کی کمال
ذات کی کوئی حد معین نہیں نہ اس کے لیے توصیفی الفاظ
ہیں نہ اس کی ابتدا کیلئے کوئی وقت ہے جسے شمار میں لایا
جا سکے نہ اس کی کوئی مدت ہے۔ جو کہیں ختم ہو جائے۔

۲:۔ وہ اپنے خیال میں اس کا دعویدار بنتا ہے کہ اس کا دامن امید
اللہ سے وابستہ ہے خدائے برتر کی قسم وہ جھوٹا ہے اگر ایسا
ہی ہے تو پھر کیوں اس کے اعمال میں اس قسم کی جھلک نمایاں نہیں
ہوتی۔ جب کہ ہر امیدوار کے کاموں میں امید کی پہچان ہو جاتی

کرتی ہے۔

۳:۔ اس دنیا کا گھاٹ گندلا اور سیراب ہونے کی جگہ کیچڑ سے بھری ہوئی ہے۔

۴:۔ جو اس پر بھروسہ کرتا ہے وہ اس کیلئے کافی ہو جاتا ہے۔

۵:۔ حق سے اس طرح بھڑک نہ اٹھو جس طرح صحیح و سالم خارشی زدہ سے یا تندرست بیمار سے۔

۶:۔ انسان اگر اس کے بندوں میں سے کسی بندے سے ڈرتا ہے۔ تو جو خوف کی صورت اس کیلئے اختیار کرتا ہے اللہ کیلئے ویسی صورت اختیار نہیں کرتا انسان کا خوف تو اس نے نقد کی صورت میں رکھا ہے۔ اور اللہ کا ڈر صرف ٹال مٹول اور غلط مسلط، وعدے۔

۷:۔ مسلمان وہی ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں۔ مگر یہ کہ کسی حق کی بنا پر ہاتھ ڈالا جائے۔

۸:۔ جب بھلائی کو دیکھو تو اسے حاصل کرو، جب برائی کو دیکھو، تو اس سے منہ پھیر لو۔

۹:۔ خدا کی قسم جن لوگوں کے پاس زندگی کی تر و تازہ و شاداب نعمتیں تھیں اور پھر ان کے ہاتھوں سے نکل گئیں یہ اُن کے گناہوں کے مرتکب ہونے کی پاداش ہے کیونکہ اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

۱۰:۔ جو اللہ سے ڈرے گا وہ اس کیلئے فتنوں سے بچ کر نکلنے کی راہ نکال دے گا۔ اور اندھیروں سے اجالے میں لے آئے گا، اور اس کے حسب دلخواہ نعمتوں میں اسے ہمیشہ رکھے گا۔

۱۱:۔ لوگوں کا تو یہ قاعدہ ہے ہی کہ وہ بادشاہوں اور دنیا والوں کا ساتھ دیا کرتے ہیں، مگر سوائے ان معدودے چند افراد کے

جنہیں اللہ اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

۱۲۔ یہ دنیا ایک ایسا گھر ہے جو بلاؤں میں گھرا ہوا اور فریب کاریوں میں شہرت یافتہ ہے۔

۱۳۔ ضعف و پیری کی طرف پلٹانے والی عمر زنجیر پا بن جانے والے مرض اور جھپٹ لینے والی موت سے پہلے اعمال کیطرف جلدی کرو۔

۱۴۔ جو بلندی کے ساتھ ہو اس کا نہ ہونا۔ ہونے سے بہتر ہے۔

۱۵۔ اکثر ناکردہ گناہ ملامتوں کا نشانہ بن جایا کرتے ہیں اور کبھی نصیحت کرنے والے کو بد گمانی کا مرکز بن جانا پڑتا ہے۔

۱۶۔ بھٹکنے کی سرگردانیاں دیکھ کر قدم روک لینا خطرات مول لینے سے بہتر ہے۔

۱۷۔ ہاتھ اور زبان کے ذریعہ برائی کو روکتے رہو جہاں تک ہو سکے بروں سے الگ رہو۔

۱۸۔ جو تمہاری دولت مندی کی حالت میں تم سے قرض مانگ رہا ہے اس وعدہ پر کہ وہ تمہاری تنگدستی کے وقت ادا کر دے گا۔ تو اُسے غنیمت جانو۔

۱۹۔ اس نے گناہ سے کنارہ کشی کو بھی ایک نیکی قرار دیا ہے۔

۲۰۔ بے محل خاموشی کا تدارک بے موقعہ گفتگو سے آسان ہے۔

۲۱۔ برتن میں جو کچھ ہے اسکی حفاظت یونہی ہو گی۔ کہ منہ بند رکھو۔

۲۲۔ غصہ کے کڑوے گھونٹ پی جاؤ۔ کیونکہ میں نے نتیجہ کے لحاظ سے اس سے زیادہ خوش مزہ اور شیریں گھونٹ نہیں پائے۔

۲۳۔ دشمن پر لطف و کرم کے ذریعہ سے راہ چارہ و تدبیر مسدود کر دو۔ کیونکہ دو قسموں کی کامیابیوں میں یہ زیادہ مزہ کی کامیابی ہے۔

۲۴:۔ اپنے کسی دوست سے تعلقات قطع کرنا چاہو۔ تو اپنے دل میں اتنی جگہ رہنے دو کہ اگر اس کا رویہ بدلے تو اس کے لیے گنجائش ہو۔
۲۵:۔ ٹوٹ پڑنے والے غم و اندوہ کو صبر کی پختگی اور حسن یقین سے دور کرو۔
۲۶:۔ ہوا و ہوس سے زحمت میں پڑنا لازمی ہے۔
۲۷:۔ جو اپنی حیثیت سے آگے نہیں بڑھتا۔ اسکی منزلت برقرار رہتی ہے۔
۲۸:۔ فرصت کا موقعہ بار بار نہیں ملا کرتا۔
۲۹:۔ عورتوں سے ہرگز مشورہ نہ کرو۔ کیونکہ اُن کی رائے کمزور اور ارادہ سُست ہوتا ہے۔
۳۰:۔ کیونکر تمہیں وہ کھانا اور پینا خوشگوار معلوم ہوتا ہے جس کے متعلق تم جانتے ہو کہ حرام پی رہے ہو حرام کھا رہے ہو۔
۳۱:۔ جہاں تک نرمی مناسب ہو تو نرمی برتو اور جب سختی کے بغیر چارہ نہ ہو۔ سختی کرو۔
۳۲:۔ یاد رکھو سرکشی اور دروغ گوئی انسان کو دین اور دنیا میں رسوا کر دیتی ہے۔
۳۳:۔ کسی سے اس کی ضروریات کو قطع نہ کرو اس کے مقصد میں روڑے نہ اکھاڑو۔
۳۴:۔ غصہ میں جلدی بازی سے کام نہ لو۔ جبکہ اس کے ٹال دینے کی گنجائش ہو۔
۳۵:۔ اللہ ہر جبار و سرکش کو نیچا دکھاتا ہے اور ہر مغرور کے سر کو جھکا دیتا ہے۔
۳۶:۔ جو خدا کے بندوں پر ظلم کرتا ہے تو بندوں کے بجائے اللہ اس کا حریف و دشمن بن جاتا ہے اور جس کا وہ حریف و دشمن ہو اسکی ہر دلیل کچل دے گا۔

۳۷۔ اللہ مظلوموں کی پکار سنتا ہے اور ظالموں کیلئے موقعہ کا منتظر رہتا ہے۔

۳۸۔ کسی لالچی سے مشورہ نہ لیا کرو کہ وہ ظلم کی راہ سے مال بٹورنے کو تمہاری نظروں میں سج دے گا۔

۳۹:۔ تمہارے نزدیک زیادہ ترجیح ان لوگوں کو ہونا چاہیئے کہ جو حق کی باتیں تم سے کھل کر کہنے والے ہوں۔

۴۰:۔ تمہارے نزدیک نیکوکار اور بدکار دونوں برابر نہ ہوں اس لئے کہ ایسا کرنے سے نیکوں کو نیکی سے بے رغبت کرنا۔ اور بدوں کو بدی پر آمادہ کرنا ہے۔ ہر شخص کو اس کی منزلت پر رکھو۔ جس کا وہ مستحق ہے۔

۴۱:۔ سب سے زیادہ تمہارے اعتماد کے وہ مستحق ہیں، جن کے ساتھ تم نے اچھا سلوک کیا ہو اور سب سے زیادہ بے اعتمادی کے وہ مستحق ہیں۔ جن سے تمہارا برتاؤ اچھا نہ رہا ہو۔

۴۲:۔ اور جو حسن سلوک کرنا اسطرح کہ چہرے پر شکن نہ آئے اور نہ دنیا تو اچھے طریقہ سے عذر خواہی کر لینا۔

۴۳:۔ دیکھو خود پسندی سے بچتے رہنا اور جو اپنی باتیں اچھی معلوم ہوں ان پر اترانا نہیں اور نہ لوگوں کے بڑھا چڑھا کر سراہنے کو پسند کرنا۔

۴۴:۔ ظلم انصاف کا قائم مقام کبھی نہیں ہو سکتا۔

۴۵:۔ جس نے اپنی زبان کو قابو میں نہ رکھا۔ اس نے خود اپنی بے وقعتی کا سامان کر لیا۔

۴۶۔ دشمن پر قابو پاؤ تو اس قابو پانے کا شکرانہ اسکو معاف کر دینا قرار دو۔

۴۷:۔ جو شخص لوگوں کے بارے میں جھٹ سے ایسی باتیں کہہ دیتا ہے۔

جو انہیں ناگوار گذریں۔ تو پھر وہ اس کیلئے ایسی باتیں کہتے ہیں جنہیں وہ جانتے نہیں۔

۴۸:۔ کامیابی دور اندیشی سے وابستہ ہے اور دور اندیشی فکر و تدبر کو کام میں لانے سے اور تدبر بھیدوں کو چھپائے رکھنے سے۔

۴۹:۔ جب کسی کام میں اچھے برُے کی پہچان نہ رہے تو آغاز کو دیکھ کر انجام کو پہچان لینا چاہیئے۔

۵۰:۔ جس نے اپنے اور اللہ کے مابین معاملات کو ٹھیک رکھا۔ تو اللہ اس کے اور لوگوں کے معاملات سلجھائے رکھے گا۔

۵۱:۔ سربرآوردہ ہونے کا ذریعہ سینہ کی وسعت ہے۔

۵۲:۔ سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ اس عیب کو برا کہو جس کے مانند خود تمہارے اندر موجود ہے۔

۵۳:۔ اپنے جسم کو اطاعت کے رنج سے آشنا کرو۔ جسطرح اسے گناہ کی شیرینی سے لذت اندوز کیا ہے۔

۵۴:۔ مخلوق خدا ان سے لغزشیں بھی ہونگی۔ خطاؤں سے بھی انہیں سابقہ پڑے گا۔ اور ان کے ہاتھوں سے جان بوجھ کر بھولے چوکے غلطیاں بھی ہوں گی۔ تم ان سے اسی طرح سے عفو و درگزر سے کام لینا جس طرح اللہ سے اپنے لیئے عفو و درگزر کو پسند کرتے ہو۔

۵۵:۔ جو شخص کم حصہ لیتا ہے وہ اپنے لئے راحت کے سامان بڑھا لیتا ہے۔ اور جو دنیا کو زیادہ سمیٹتا ہے۔ وہ اپنے لیئے تباہ کن چیزوں کا اضافہ کر لیتا ہے۔ حالانکہ اسے اپنے مال و متاع سے جلد ہی الگ ہونا ہے۔

۵۶:۔ جو شخص کسی شے سے بے تحاشا محبت کرتا ہے۔ تو وہ اس کی آنکھوں اندھا اور دل کو مریض کر دیتی ہے۔

۵۷: نہ ادھر اُدھر کا کچھ لگاتے پھرتے ہیں نہ لوگوں کی برائیاں اچھالتے ہیں۔ اور نہ ان کے راز فاش کرتے ہیں۔ اللہ انہیں لوگوں کیلئے رحمت کے دروازے کھولے گا۔ اور ان سے اپنے عذاب کی سختیاں دور رکھے گا۔

۵۸: اپنے عقل کے پیمانے کے مطابق اللہ کی عظمت کو محدود نہ بناؤ ورنہ تمہارا شمار ہلاک ہونے والوں میں قرار پائے گا۔

۵۹: شبہ کو شبہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ حق سے مشابہت رکھتا ہے

۶۰: اس بات کو جانتے رہو کہ فقر و فاقہ ایک مصیبت ہے اور فقر سے زیادہ سخت جسمانی امراض اور جسمانی امراض سے زیادہ دل کا روگ یاد رکھو۔ مال کی فراوانی ایک نعمت ہے اور مال کی فراوانی سے بہتر صحت بدن اور صحت بدن سے بہتر دل کی پرہیزگاری ہے۔

۶۱: جب عالم اپنے علم کو برباد کردیگا، تو جاہل اس کے سیکھنے میں عار سمجھے گا۔ اور جب دولتمند نیکی و احسان میں بخل کرے گا، تو فقیر اپنی آخرت دنیا کے بدلے بیچ ڈالے گا۔

۶۲: جو شخص قدرے حاجت پر اکتفا کر لیتا ہے وہ آسایش و راحت، پا لیتا ہے۔ اور آرام و آسودگی میں منزل بنا لیتا ہے۔

۶۳: امکان پیدا ہونے سے پہلے کسی کام میں جلد بازی کرنا اور موقعہ آنے پر دیر کرنا دونوں حماقت میں شامل ہیں۔

۶۴: جو زیادہ بولے گا وہ زیادہ لغزشیں کریگا۔ اور جسکی لغزشیں زیادہ ہوں، اس کی حیا کم ہو جائے گی اور جسمیں حیا کم ہو گی اس میں تقویٰ کم ہو گا۔ اور جسمیں تقویٰ کم ہو گا اس کا دل مردہ ہو جائے گا۔ اور جس کا دل مردہ ہو گیا وہ دوزخ میں جا پڑا۔

۶۵:۔ ظالم کیلئے انصاف کا دن اس سے زیادہ سخت ہوگا۔ جتنا مظلوم پر ظلم کا دن

۶۶:۔ خدا وند عالم نے دولت مندوں کے مال میں فقیروں کا رزق مقرر کیا ہے لہٰذا اگر کوئی فقیر بھوکا رہتا ہے تو اس لئے کہ دولتمند نے اس کا حصہ روک لیا ہے۔

۶۷:۔ عقل اس شخص کو جو اس سے نصیحت چاہے کبھی فریب نہیں دیتی۔

۶۸:۔ سر پھرے آدمی کے مقابلہ میں بردباری کرنے سے اس کے مقابلہ میں اپنے طرف دار زیادہ ہو جاتے ہیں۔

۶۹:۔ قناعت سے بڑھ کر کوئی سلطنت اور خوش خلقی سے بڑھ کر کوئی عیش و آرام نہیں۔

۷۰:۔ طمع کرنے والا ذلت کی زنجیروں میں گرفتار ہے۔

۷۱:۔ تم امیدوں کے دور میں ہو جس کے پیچھے موت کا ہنگام ہے تو جو شخص موت سے پہلے ان امیدوں کے دنوں میں عمل کر لیتا ہے تو یہ عمل اس کے لئے سود مند ثابت ہوتا ہے۔ اور موت اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی اور جو شخص موت سے قبل زمانہ امید و آرزو میں کوتاہی کرتا ہے تو وہ عمل کے اعتبار سے نقصان رسیدہ رہتا ہے اور موت اس کے لئے پیغام ضرر لے کر آتی ہے۔

۷۲:۔ ذلیل آدمی ذلت آمیز زیادتیوں کی روک تھام نہیں کر سکتا۔

۷۳:۔ اور حق تو بغیر کوشش کے نہیں ملا کرتا۔

۷۴:۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ مہربان باخبر اور تجربہ کار ناصح کی مخالفت کا ثمرہ حسرت و ندامت ہوتا ہے۔

۷۵:۔ وفائے عہد اور سچائی دونوں کا ہمیشہ کا ساتھ ہے۔

۷۶:۔ ہمارا زمانہ ایسا ہے جس میں اکثر لوگوں نے عذر و فریب کو عقل و فراست سمجھ لیا ہے۔ اور جاہلوں نے اُن کی چالوں کو حسن تدبیر سے منسوب کر دیا ہے۔ اللہ انہیں غارت کرے انہیں کیا ہو گیا ہے۔

۷۷:۔ وہ ذات ایسی ہے کہ جس کے وجود کے نشانات اس طرح کی شہادت دیتے ہیں کہ زبان سے انکار کرنے والے کا دل بھی اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

۷۸:۔ ہوس پرستوں کی مصاحبت ایمان فروشوں کی منزل اور شیطان کی آمد کا مقام ہے۔

۷۹:۔ دیکھو ان فریب خوردہ لوگوں کے ٹھاٹھ باٹھ تمہیں ورغلا نہ دیں اس لئے کہ یہ ایک پھیلا ہوا سایہ ہے جس کا وقت محدود ہے۔

۸۰:۔ اگر اللہ نے ظالم کو مہلت دے رکھی ہے تو اس کی گرفت سے تو وہ ہرگز نہیں نکل سکتا اور وہ اس کی گذرگاہ اور گلے میں ہڈی پھنسنے کی جگہ پر موقع کا منتظر ہے۔

۸۱:۔ جو کچھ ہونے والا نہیں ہے اس کا لالچ نہ کرو۔

۸۲:۔ لوگوں نے فسق و فجور پر آپس میں بھائی چارہ کر لیا ہے۔ اور دین کے سلسلے میں ان میں پھوٹ پڑی ہوئی ہے۔ جھوٹ پر تو ایک دوسرے سے یارانہ گانٹھ رکھا ہے۔ اور سچ کے معاملے میں باہم کد رکھتے ہیں۔ ایسے موقعہ پر بیٹا آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کے بجائے غیظ و غضب کا سبب ہوگا۔ اور بارشیں گرمی و تپش کا کینے پھیل جائیں گے اور شریف گھٹتے جائیں گے اس زمانے کے لوگ بھیڑیئے ہونگے۔ اور حکمران درندے اور فقیر و نادار بالکل مردہ۔ سچائی دب جائے گی۔ اور

جھوٹ ابھر آئے گا۔ محبت کی لفظیں صرف زبانوں تک آئیں گی۔ اور دلوں میں لوگ ایک دوسرے سے کشیدہ رہیں گے۔

۸۳:۔ تمہیں میں دیکھتا ہوں کہ پیکر بے رُوح اور رُوح بے قالب بنے ہوئے ہو۔ عابد بنتے پھرتے ہو بغیر صلاح و تقویٰ کے اور تاجر بنے ہوئے ہو بغیر فائدہ کے۔

۸۴:۔ تم میں سے کسی کو بھی اپنے کسی بھائی کا عیب اُچھالنے سے کہ جس کے ظاہر ہونے سے ڈرتا ہے۔ صرف یہ امر مانع ہوتا ہے کہ وہ بھی ویسا ہی عیب کھول کر سامنے رکھ دے گا۔ تم نے آخرت کو ٹھکرانے اور دنیا کو چاہنے پر سمجھوتہ کر لیا ہے

۸۵:۔ اس نے تمہارے رزق کا ذمہ لیا ہے۔ اور تمہیں اعمال بجا لانے کا حکم دیا ہے۔ لہذا جس چیز کا ذمہ لیا جا چکا ہے۔ اس کی تلاش و طلب فرائض کے بجا لانے سے تمہاری نظروں میں مقدم نہ ہونا چاہیئے۔

۸۶:۔ جو شخص بھی مال کو بغیر استحقاق کے یا نا اہل افراد کو دے گا اللہ اسے ان کے شکریے سے محروم ہی رکھے گا۔ اور ان کی دوستی و محبت بھی دوسروں ہی کے حصہ میں جائے گی۔ اور اگر کسی دن اس کے پیر پھسل جائیں یعنی فقر و تنگدستی اسے گھیر لے۔ اور ان کی امداد کا محتاج ہو جائے تو وہ اس کیلئے بہت ہی بُرے ساتھی اور کمینے دوست ثابت ہوں گے۔

۸۷:۔ اگر یہ آسمان و زمین کسی بندے پر بند پڑے ہوں۔ اور وہ اللہ سے ڈرے تو وہ اس کیلئے زمین و آسمان کی راہیں کھول دے گا۔

۸۸:۔ بلاشبہ چوپایوں کا مقصد پیٹ بھرنا اور درندوں کا مقصد

دوسروں پر حملہ آور ہونا۔ اور عورتوں کا مقصد اس پست دنیا کو بنانا، سنوارنا اور فتنہ اٹھانا ہی ہوتا ہے۔

۸۹۔ بلاشبہ ہمارا معاملہ ایک امر مشکل و دشوار ہے۔ جس کا متحمل وہی بندہ مومن ہوگا۔ جس کے دل کو اللہ نے ایمان کیلئے پرکھ لیا ہو اور ہمارے اقوال و حدیث کو صرف امانت دار سینے اور ٹھوس عقلیں ہی محفوظ رکھ سکتی ہیں۔

۹۰۔ اطاعت کے لئے واضح نشان روشن راہیں سیدھی شاہراہیں اور منزل مقصود موجود ہے، عقلمند و دانا ان کی طرف بڑھتے ہیں۔ اور سفلے اور کمینے ان سے کتراتے ہیں۔

۹۱۔ اولاد کے مر جانے پر آدمی کو نیند آجاتی ہے۔ مگر مال کے چھن جانے پر اسے نیند نہیں آتی۔

۹۲۔ جب حرص و طمع تباہی کا سبب ہو تو مایوسی ہی کامرانی ہے۔

۹۳۔ جو شخص بدنامی کی جگہوں پر اپنے کو لے جائے تو پھر اسے برا نہ کہے جو اس سے بدظن ہو۔

۹۴۔ صدق نیک رجوع قلب سے اپنے اللہ کی طرف متوجہ ہو۔ تو وہ برگشتہ ہو جانے والی نعمتوں کو پھر ان کی طرف پلٹا دے گا۔ اور ہر خرابی کی اصلاح کر دے گا۔

۹۵۔ صرف اپنے پروردگار سے سوال کرو کیونکہ دینا اور نہ دینا اسی کے اختیار میں ہے۔

۹۶۔ مرد وہ ہے جو اپنے نفس کو لگام دے کر اور اس کی باگیں چڑھا کر اپنے قابو میں رکھے۔ اور لگام کے ذریعہ اسے اللہ کی نافرمانیوں سے روکے اور اس کی باگیں تھام کر اللہ کی اطاعت کی طرف اسے کھینچ لے جائے۔

۹۷۔ غداروں سے وفا کرنا اللہ کے نزدیک غداری ہے اور غداروں کے ساتھ غداری کرنا اللہ کے نزدیک عین وفا ہے۔

۹۸۔ اللہ جس بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے اسے علم و دانش سے محروم کر دیتا ہے۔

۹۹۔ عورت سراپا برائی ہے۔ اور سب سے بڑی برائی اس میں یہ ہے۔ کہ اس کے بغیر چارہ نہیں۔

۱۰۰۔ معاف کرنا سب سے زیادہ اسے زیب دیتا ہے جو سزا دینے پر قادر ہو۔

۱۰۱۔ جس کسی نے بھی کوئی بات دل میں چھپا کر رکھنا چاہی۔ وہ اس کی زبان سے بے ساختہ نکلے ہوئے الفاظ اور چہرے کے آثار سے نمایاں ضرور ہو جاتی ہے۔

۱۰۲۔ جسے عوض کے ملنے کا یقین ہو وہ عطیہ دینے میں دریا دلی دکھاتا ہے۔

۱۰۳۔ خبردار ایک دوسرے کی طرف سے پیٹھ پھیرنے اور تعلیمات توڑنے سے پرہیز کرنا نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے سے کبھی ہاتھ نہ اُٹھانا ورنہ بدکردار تم پر مسلط ہو جائیں گے۔ پھر دعا مانگو گے۔ تو قبول نہ ہو گی۔

۱۰۴۔ میں نے رسولِ خدا کو فرماتے سنا ہے کہ آپس کی کشیدگیوں کو مٹانا عام نماز روزے سے افضل ہے۔

۱۰۵۔ جاہل سے علاقہ توڑنا عقلمند سے رشتہ جوڑنے کے برابر ہے

۱۰۶۔ دوست کو کھری نصیحت کی باتیں سناؤ خواہ اسے اچھی لگیں یا بُری۔

۱۰۷۔ جہاں نرمی سے کام لینا نامناسب ہو۔ وہاں سخت گیری ہی نرمی ہے

۱۰۸:۔ جو شخص کسی شے کو برا سمجھتا ہے تو اسے نہ دیکھنا چاہتا ہے اور نہ اس کا ذکر سننا گوارا کرتا ہے۔

۱۰۹:۔ یاس کی سختی سہہ لینا لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے

۱۱۰:۔ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجبور و مضطر لوگوں سے اونے پونے خریدنے کو منع کیا ہے۔

۱۱۱:۔ رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نماز کو اس گرم چشمہ سے تشبیہ دی ہے جو کسی شخص کے گھر کے دروازے پر ہو اور وہ اس میں دن رات پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا امید کی جا سکتی ہے کہ اس کے جسم پر میل رہ جائے گا۔

۱۱۲:۔ نعمتوں کی فراوانی کے وقت اتراؤ نہیں اور سختیوں کے موقعہ پر بودا پن نہ دکھاؤ۔

۱۱۳:۔ اس بات سے ڈرتے رہو کہ اللہ تمہیں اپنی معصیت کے وقت موجود اور اطاعت کے وقت غیر حاضر پائے تو تمہارا شمار گھاٹا اٹھانے والوں میں ہو گا۔

۱۱۴:۔ سخاوت وہ ہے جو بن مانگے ہو اور مانگے سے دینا یا شرم ہے یا بدگوئی سے بچنا۔

۱۱۵:۔ بدکردار سے دوستی نہ کرنا ورنہ تمہیں کوڑیوں کے مول بیچ ڈالے گا۔

۱۱۶:۔ جو شخص اپنے کو بہت پسند کرتا ہے وہ دوسروں کو ناپسند ہو جاتا ہے۔

۱۱۷:۔ بازاری اڈوں میں اٹھنے بیٹھنے سے الگ رہو کیونکہ یہ شیطان کی بیٹھکیں اور فتنوں کی آماجگاہیں ہوتی ہیں۔

۱۱۸:۔ تم میں سے کوئی شخص دنیا کی کسی چیز کے روک لئے جانے پر۔

لونڈیوں کی طرح رونے نہ بیٹھ جائے۔

۱۱۹:۔ تمہیں کسی کو معاف کر دینے پر پچھتانا اور سزا دینے پر اترانا نہیں چاہیے۔

۱۲۰:۔ ان لوگوں سے عبرت حاصل کرو جو کہا کرتے تھے کہ ہم سے زیادہ قوت و طاقت میں کون ہے۔ انھیں لاد کر قبروں تک پہنچایا گیا۔ مگر اس طرح نہیں کہ انھیں سوار سمجھا جائے۔ انھیں قبروں میں اتار دیا گیا۔ مگر وہ مہمان نہیں کہلاتے پتھروں سے ان کی قبریں چن دی گئیں اور خاک کے کفن ان پر ڈال دئے گئے اور گلی سڑی ہڈیوں کو ان کا ہمسایہ بنا دیا گیا۔

۱۲۱:۔ چغل خور کی جھٹ سے ہاں میں ہاں نہ ملاؤ کیونکہ وہ فریب کار ہوتا ہے۔ اگرچہ خیر خواہ کی صورت میں سامنے آتا ہے۔

۱۲۲:۔ رستہ سے پہلے شریک سفر اور گھر سے پہلے ہمسایہ کے متعلق پوچھ گچھ کر لو۔

۱۲۳:۔ تمہارا دوست قطع تعلق کرے تو تم رشتہ محبت جوڑنے میں اس پر بازی لے جاؤ۔

۱۲۴:۔ جو شخص تم سے سختی کے ساتھ پیش آئے اس سے نرمی کا برتاؤ کرو۔ کیونکہ اس رویہ سے وہ خود ہی نرم پڑ جائے گا۔

۱۲۵:۔ حالات کے پلٹوں ہی میں مردوں کے جوہر کھلتے ہیں۔

۱۲۶:۔ جو عاجز و قاصر ہاتھ سے دیتا ہے۔ اس کو با اقتدار ہاتھ سے ملتا ہے۔

۱۲۷:۔ خدا کی قسم تمہاری یہ دنیا میری نظروں میں سور کی ان انتڑیوں سے بھی زیادہ ذلیل ہے جو کسی کوڑھی کے ہاتھ میں ہوں۔

اطلاع

عقیق سرخ یمنی ، سفید و سیاہ و سبز ، فیروزے

رزاقی ، حسینی ، درنجف ، مونگا ۔ لاجورد ۔

دہان فرنگ وغیرہ وغیرہ ۔

انکو آپ پہنا چاہیں تو ہم سے دریافت کیجیے ستاروں کی مناسب اور

علم الاعداد کی روشنی میں ، تاکہ آپ پورا فائدہ اُٹھا سکیں ۔

رحمانی انگوٹھی

منحوس اثرات کو دور کرنے اور خیر و برکت و حفاظت کیلئے

حروف مقطعات ، وقت ساعت کی مناسب سے کندہ کرائے جاتے ہیں

طلب کیجیے اور فائدہ اُٹھائیے ۔ ہدیہ گیارہ روپلے

نیز دوسری دشواریوں کیلئے بذات خود ملاقات کیجیے یا خط و کتابت ذریعہ

دریافت فرمایئے ۔

ماہر علم الاعداد حکیم سید شوکت علی زیدی

رحمانی دواخانہ 35/17 H عقب امام بارگاہ رضویہ سوسائٹی کراچی